مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ہجرت ۱۳۲۲ہش۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام ناصر صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خاندان میں خیر و عافیت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو حبس البول کی تکلیف ہے۔ نیز حکیم عبد العزیز خان صاحب مالک طبیہ عجائب گھر کئی روز سے بعارضہ اسہال، بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جلد ۳۱ | ۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ہش | ۳ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ | ۹ ماہ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۱۰

۳ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ

آباء و اجداد کے کارنامے اور مسلمان

معزز معاصر "احسان" ۸ مئی نے "استخواں فروشی کب تک" کے عنوان سے ایک افتتاحیہ میں مسلمانوں کو بعض ضروری نصائح کی ہیں مثلاً لکھا ہے کہ:

"مسلمان صرف اپنے آباء و اجداد کے کارنامے یاد کرکے اپنی زندگی کا ثبوت دینے لگا۔ آج تک مسلمان اسی مرض میں مبتلا ہے وہ صرف حسب نسب فروشی کرکے اپنی دوکان چلا رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سے اس کی متاع جنس بازار سے مہنگی فروخت ہوگی۔ زندہ قوموں کی نشانی یہ نہیں۔ اور لیس للانسان الا ما سعیٰ کی نوید بھی ایسی ہے۔ کہ استخواں فروشوں کی دوکانیں بہت دیر تک بازارِ عالم میں کھلی نہیں رہ سکتیں۔ . . . .

نسب فروشی ایک ایسا جرم ہے۔ جو کہ انسان کو ہمیشہ کے لئے پابجولاں کر دیتا ہے۔ اور قوت عمل ہمیشہ کے لئے سلب ہو جاتی ہے عہد ماضی میں اگر ہمارے آباء و اجداد نے دنیا بھر میں دھاک بٹھائی تھی۔ تو یہ انہی کا حصہ تھا۔ ہمارے لئے تو ان کے کارنامے صرف محرک ہونے چاہئیں: . . . . . . یہ تو نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ محض آباء و اجداد کے کارناموں پر ہی ہم زندگی بسر کریں۔ اور خود اعضائے معطل کی طرح رہ جائیں۔"

یہ صحیح ہے کہ استخواں فروشی نہایت قبیح عادت ہے۔ باپ دادا کی بڑائی اور ان کے کارناموں پر اترانا اور فخر کرتے رہنا اچھا نہیں۔ سب بڑائی اور سب عزت اپنے کاموں کی بدولت چاہیئے۔ ہم اس بارہ میں معزز معاصر احسان سے پورے طور پر متفق ہیں۔ کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ استخواں فروشی ترک کرکے میدان عمل میں آئیں۔ اور اپنے اعمال اور کارناموں کو اپنے لئے سرمایۂ فخر و مباہات بنائیں۔ لیکن ایک عرض ناگزیر ہے صرف دنیوی اور جسمانی معاملات تک ہی یہ نصیحت محدود کیوں ہو۔ استخواں فروشی اگر دنیوی زندگی کے لئے غیر موزوں اور نامناسب ہے۔ اور اسے ترک کرکے خود اپنے قوت بازو سے اپنے لئے عزت کا مقام حاصل کرنا لازمی ہے تو روحانیات میں اس اصول کو معزز معاصر احسان اور دوسرے مسلمان کیوں نظر انداز کرتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ آج مسلمانوں کے تمام کے تمام فرقے بلا استثناء یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ روحانی لحاظ سے جو ترقی ممکن تھی وہ ختم ہو چکی۔ اس راہ میں جو سب سے بڑا انعام ہے یعنی انعام نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔ اس صورت میں اب ان کے لئے واقعات اور قصوں پر اپنے دین کا مدار رکھنے کے سوا چارہ ہی کیا ہے بیشک وہ بعض مراتب کا دروازہ کھلا مانتے ہیں۔ مگر وہ کوئی ایسا وجود پیش نہیں کر سکتے۔ جو ان میں سے کوئی ایک بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہو۔ اور از روئے مشاہدہ اسلام کو زندہ اور کامل مذہب ثابت کر سکے۔ اور یہ دکھا سکے کہ یہ سرسبز و شاداب باغ ہے۔ جو صدیاں گذرنے پر بھی خشک نہیں ہوا۔ آج بھی تازہ بتازہ اور شیریں ثمرات پیدا کر سکتا۔ اور کرتا ہے۔ اور آئندہ بھی کرتا رہے گا۔ منہ سے تو مسلمان اسلام کی فضیلت کے دعوے بہت کرتے ہیں لیکن علاوہ کوئی فضیلت دیگر ادیان پر ثابت نہیں کر سکتے۔ دوسرے ادیان کے اتباع بھی اپنے بزرگوں کے قصے اور کہانیوں پر اپنی برتری کا مدار رکھتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک بھی وجہ فضیلت یہی ہے۔ یہ بھی چند ایک ایسے ہی گزشتہ واقعات سے ثبوت زندگی پیش کرتے ہیں۔ تازہ ثبوت زندہ معجزہ اور مشاہدہ سے دونوں محروم ہیں۔

پس جہاں دنیوی زندگی اور دنیوی میدان میں استخواں فروشی ایک جرم ہے۔ وہاں روحانی زندگی میں بھی اسے کیوں جرم قرار نہ دیا جائے۔ جس طرح دنیوی زندگی میں آباء و اجداد کے کارنامے بیان کرکے اپنی زندگی کا ثبوت پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح روحانی زندگی میں صرف اسی چیز کو مدار حیات قرار دینا کیونکر زیبا ہے۔ جس طرح آج مسلمانوں کے لئے دنیوی زندگی میں یہ سبق ضروری ہے۔ کہ "ہمارے آباء و اجداد نے دنیا بھر میں دھاک بٹھا دی تھی۔ ہمارے لئے ان کے کارنامے محرک ہونے چاہئیں۔ اور ہماری رگوں میں یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ چونکہ ہم انہی کی اولاد ہیں۔ اس لئے ہم کیوں پیچھے رہیں۔ اسی طرح ہماری روحانی زندگی بھی جذبات عالیہ سے کیوں خالی ہو۔ اور کیوں روحانیات میں اپنے بزرگوں کے کارناموں کو یاد کرکے ہمیں آگے نہ بڑھنا چاہیئے عجیب بات ہے کہ مسلمان دنیوی زندگی میں تو بزرگوں کے مقام پر پہونچنا چاہتے ہیں۔ مگر روحانی زندگی میں بلند مقام پر پہونچنے کے خیال کو بھی کفر سمجھتے ہیں۔

مسلمانوں کی یہ انتہائی بدقسمتی تھی۔ کہ ایسے تنگ نظر علماء ان میں پیدا ہوئے۔ جنہوں نے انہیں غلط راہ پر لگا کر ان کی روحانی ترقیات کے رستے مسدود کر دیئے۔ مسلمانوں میں آج روحانی لحاظ سے جو تنزل ہے۔ اس کی وجہ ایک یہ ہے کہ ان کی یہ ذہنیت ہو گئی تھی۔ کہ روحانی ترقیات کی منازل ہمارے بزرگوں پر ختم ہو گئیں۔ اور اب ہم صرف ان کا ذکر کرنے کے لئے رہ گئے ہیں۔ روحانی مراتب کے حصول کی کوشش کرنا تو در کنار ختم نبوت کے غلط عقیدہ نے ان کے اندر یہ احساس پیدا کر دیا کہ روحانی مراتب کے حصول کا خیال بھی کفر ہے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے پھر اپنے ایک مامور کے ذریعہ اس ذہنیت میں تبدیلی کا انتظام فرمایا۔ اور ایک ایسے مرد کامل کو بھیجا۔ جس نے اپنے ساتھ ملنے والے سینکڑوں ہزاروں لوگوں کو زندہ مذہب کے زندہ اور شیریں ثمرات سے لذت اندوز کرکے روحانی ترقیات کا دروازہ از سر نو کھول دیا۔ کاش مسلمان اللہ تعالےٰ کے اس انعام کا شکریہ ادا کریں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ تا اس پستی سے کہ گرے

تحریک جدید کے سیکرٹری مال توجہ فرمائیں

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والے احباب نوٹ فرما لیں۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے تبلیغی مرکزی فنڈ کی قسط ۳۱ رمئی کے بعد ادا کرنا ہے۔ اس لئے ہر وہ مجاہد جو سال نہم میں شمولیت کی سعادت رکھتا ہے۔ خواہ اس کا وعدہ جون جولائی۔ اگست۔ ستمبر یا دوران سال یا آخری مہینہ نومبر میں ادا کرنے کا ہے۔ وہ یہ کوشش کرے۔ اور پختہ ارادہ اور عزم بالجزم کے ساتھ کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ رمئی تک پورا ہو سکے۔ کیونکہ جو شخص اپنے مقررہ وقت سے پہلے اپنا چندہ ادا کرتا ہے۔ وہ ادائیگی کے لحاظ سے یقیناً سابقون اولون میں ہے۔ اور ۳۱ رمئی تک ادا کرنے والا سابقون کی دوسری فہرست میں آجاتا ہے۔ یاد رکھو کہ ۳۱ رمئی تک سال نہم کا چندہ ادا کرنا خدا کے خلیفہ کی خوشنودی کا بھی ذریعہ ہے۔ پس جہاں تحریک جدید کا ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اپنا وعدہ ۳۱ رمئی تک پورا کرے۔ وہاں تحریک جدید کے سیکرٹریان مال سے بھی پرزور گذارش ہے کہ وہ بھی یہ بات احباب کے سامنے بار بار لاتے رہیں۔ اور انہیں اچھی طرح سمجھا دیں۔ کہ ۳۱ رمئی تک کی ادائیگی ان کے لئے حضور کی دعا اور خوشنودی کا باعث ہے۔

یاد رکھو "اس تبلیغی مرکزی فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالےٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ یہ اتنے بڑے فخر کی بات ہے۔ کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ تو ان کو اپنی قربانیاں حقیر نظر آنے لگیں"

امانت فنڈ تحریک جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۳۴ء کے آخر میں جب تحریک جدید کی بنیاد رکھی۔ تو جہاں جماعت سے اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے مالی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا۔ جسے احمدیہ جماعت نہایت قابل تعریف رنگ میں نو سال سے متواتر کرتی چلی جا رہی ہے۔ وہاں حضور نے جماعت کو یہ بھی ہدایت فرمائی۔ کہ ہر احمدی اپنی ماہوار یا ششماہی آمد سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتا جائے۔ تا جب بھی اسلام اور احمدیت کے لئے مال کی ضرورت ہو۔ تو وہ دے سکے۔ یا خود اس کی اپنی ضروریات مثلاً بیاہ۔ شادی۔ تعلیم تعمیر مکانات وغیرہ کی ضرورتیں پوری ہو سکیں۔ اس کے لئے ہر احمدی سے چاہا۔ کہ وہ امانت تحریک جدید میں اپنے نام سے جمع کرتا جائے۔ جن احباب نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ اب ضرور کریں۔ اور اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں جمع کرانا شروع کریں۔ اب تو حضور نے اجازت فرما دی ہے کہ روپیہ جمع کرانے والا جب بھی ضرورت ہو فوراً روپیہ واپس لے سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

فائنشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

مجلس مشاورت کا فیصلہ

امسال مجلس مشاورت میں پیش ہو کر فیصلہ ہوا۔ کہ ہر سیکرٹری مال ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ایک فہرست بھیجا کرے۔ کہ فلاں فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ کو ادا کر دی ہے۔ جو فلاں تاریخ کو فلاں کوپن کے ذریعہ داخل خزانہ ہو چکی ہے۔ موصی کا نام اور نمبر وصیت بھی اس میں دیا جائے۔" اس فیصلہ کی تعمیل میں سیکرٹریان مال فوراً نقشہ بنا کر ارسال فرمائیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

۲ رمئی احمدیہ گرلز سکول کا اٹھارواں سالانہ جلسہ زیر صدارت محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ جامع مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مڈل پاس کرنے والی بعض طالبات نے مختلف مضامین پڑھ کر سنائے۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا۔ ان کے بعد محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے خالق و مخلوق کا تعلق کیسے قائم ہو سکتا ہے کے موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں خاکسار سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے سالانہ رپورٹ پڑھی اختتام جلسہ پر امتحان میں اول۔ دوم۔ سوم رہنے والی طالبات کو انعام تقسیم کئے۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار زینب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر

آئینۂ زندگی

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

موت تو ہے نام بس نقل مکانِ روح کا
پُل صراطِ حشر ہے یاں کی صراطِ مستقیم
جلوہ گاہِ لطفِ احساں نام ہے فردوس کا
ہیں تمثّل سب ترے اپنے ہی افعال کے

قبر مٹی کی نہیں اک اور ہی ہے مستقر
تا کہ ہو معلوم۔ راہ چلتا رہا کیسی بشر
اور تجلی گاہِ اوصافِ جلالی ہے سقر
کر عمل اچھے کہ تا مارا نہ جائے بے خبر

جو کمی ہو وہ دعا سے پوری کرتا رہ مدام
"اے خدا جنت عطا کر اور سقر سے الحذر"

صوبہ سندھ کیلئے مبلغ کی ضرورت

ایک مولوی فاضل اچھے علم والے مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو نہایت دیندار۔ راستگو۔ نمازی۔ تہجد گزار۔ اور احمدیت کا اچھا نمونہ دکھانے والا۔ عالم اس قدر ہو کہ اسے سندھ اسٹیٹس کے لئے قاضی مقرر کیا جا سکے۔ اتنا ذہین ہو کہ سندھی زبان جلد سیکھ سکے۔ دیہاتی زندگی سے شغف رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جا سکتی ہے۔ درخواستیں جلد از جلد میرے نام آنی چاہئیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے دعا اور صدقہ ۵ راپریل کو حسب ارشاد حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا جماعت احمدیہ موونگ ضلع گجرات نے ایک بکرا صدقہ دیا۔ اور دعا کی۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت کاملہ کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ خاکسار صدر الدین پریذیڈنٹ

امام الصلوٰۃ کا تقرر جماعت احمدیہ سنور ریاست پٹیالہ کی رپورٹ پر نظارت ہذا نے مولوی محمد تقی صاحب کو امام الصلوٰۃ منظور کیا ہے۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ مولوی صاحب کی اقتدا میں نمازیں ادا کریں۔ اور ان سے تعاون رکھیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

الوداعی پارٹی خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر کسٹم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرینگر تبدیل ہو کر گلمرگ جا رہے ہیں۔ ۳۰ راپریل کو ان کے اعزاز میں پارٹی دی گئی۔

موضع پٹی میں مبلغ کی ضرورت

جماعت احمدیہ پٹی کے لئے ایک ایسے مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو دیوانہ وار تبلیغ کرے۔ تنخواہ ... روپیہ اور رہائشی مکان بھی رہائش کے لئے دیا جائیگا۔ پہلے ایک ماہ دہلی رہنا ہوگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درس الحدیث

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

مردوں کے لئے سونا اور ریشم کے استعمال کی ممانعت کی حکمت

حدیث عن عبد اللہ بن عمر قال اخذ عمر جبۃ من استبرق تباع فی السوق فاخذھا فاتی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ابتع ھذہ تجمل بھا للعید والوفود فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھذہ لباس من لا خلاق لہ فلبث عمر ما شاء اللہ ان یلبث ثم ارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجبۃ دیباج فاقبل بھا عمر فاتی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انک قلت انما ھذہ لباس من لا خلاق لہ وارسلت الی بھذہ الجبۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبیعھا وتصیب بھا حاجتک۔

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میرے والد حضرت عمرؓ ایک موٹے ریشمی کپڑے کا جبہ جو بازار میں بک رہا تھا لے کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ یہ آپ خرید لیجئے۔ عید کے دن اور وفود کے آنے کے دن اس کو پہن کر بناؤ کیجئے۔ آپ نے ان سے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے۔ پھر حضرت عمرؓ ٹھہرے رہے جب تک اللہ نے چاہا اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ان کو ایک ریشمی جبہ تحفۃً بھیجا۔ حضرت عمر وہ جبہ لے کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا۔ کہ اس کو تو وہی پہنیگا جو آخرت میں بے نصیب ہے۔ پھر آپ نے میرے پاس یہ جبہ کیوں بھیجا۔ آپ نے فرمایا میں نے تیرے پہننے کو نہیں بھیجا۔ تو اس کو بیچ ڈال اور اسکی قیمت اپنے کام میں لا

اس حدیث سے ہمیں کئی باتیں معلوم ہوئیں پہلی بات تو یہ جس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں۔ کہ مردوں کے لئے سونا اور ریشم حرام ہے۔ ہاں آخرت میں ہم کو ان چیزوں سے حصہ ملے گا۔ بعض لوگ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ بعض چیزیں دنیا میں حرام کی گئی ہیں۔ جو کہ آخرت میں حاصل ہونگی۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بہت سی چیزوں کا استعمال اس لئے منع کیا گیا ہے۔ کہ ان میں ظاہری نجاست اور خباثت اور برائی ہوتی ہے۔ مثلاً سور۔ میتہ۔ دم۔ درندے۔ بھنگ شراب وغیرہ۔ لیکن بعض چیزیں کسی مصلحت کی بناء پر حرام کی جاتی ہیں۔ چنانچہ سونا و ریشم و دیباج وغیرہ اس لئے حرام نہیں کیا گیا۔ کہ یہ کوئی نجاست و خباثت والی چیزیں ہیں۔ بلکہ ان سے اس لئے منع کیا گیا ہے۔ کہ مرد پر چونکہ تلاش معاش کی ذمہ واری ہے۔ اس کے لئے اسے محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے۔ اگر وہ سونے کے زیورات اور ریشم و کمخواب کے ملبوسات زیب تن کرے۔ تو وہ آرام طلب ہو جائیگا۔ اور تلاش معاش کا حق کما حقہ ادا نہیں کر سکیگا کیونکہ یہ تمام چیزیں انسان کو عیش و آرام کا گرویدہ بنا دیتی ہیں۔ اور وہ اپنی قیمتی زندگی کو آرام طلبی میں گزار دیتا ہے۔ یہ ملبوسات اور زیورات وغیرہ تو عورتوں کے لئے ہیں۔ جن کے سپرد کسی قسم کی جدوجہد اور محنت و مشقت کے کام نہیں۔ اسلام نے مسلمانوں کو مضبوط و محنتی۔ جفاکش بننے کی تعلیم دی ہے۔ اور جب تک مسلمان اس اصول پر گامزن رہے وہ دنیا میں کامیاب و کامران رہے۔ لیکن جب انہوں نے عورتوں کی طرح بناؤ سنگار شروع کر دیا۔ عورتوں کی طرح مکن اور ململ اور ریشمی گوٹا کناری کے کپڑے پہننے لگے۔ شراب وغیرہ منشیات کا استعمال کرنے لگے۔ ہاتھوں میں سونے چاندی کے کڑے اور پاؤں میں مہندی لگانے لگے۔ وغیرہ وغیرہ تو خدا نے ان سے دنیا کی حکومت چھین کر ان سے اور نے اقوام کو دے دی غرض سونا اور ریشم وغیرہ کو اس لئے منع نہیں کیا گیا۔ کہ ان میں ظاہر الطور سے آثار خباثت اور نجاست پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کے استعمال کی ممانعت اس وجہ سے ہے۔ کہ انسان آرام و عیش کا دلدادہ نہ ہو جائے۔

دوسری بات اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی۔ کہ حضور علیہ السلام اپنے اصحاب کے جذبات و احساسات اور میلانات طبعیہ کو مدنظر رکھتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی کوٹ بازار میں فروخت ہوتا دیکھا۔ وہ ان کو اچھا معلوم ہوا۔ حضرت عمرؓ اس کو لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ اور عرض کیا حضور آپ اس ریشمی کوٹ کو خرید لیں۔ عید کے موقعہ پر اور ورود وفود قبائل مختلفہ کے مواقع پر زیب تن کیا کریں حضور علیہ السلام نے حضرت عمرؓ کی اس تجویز کو رد نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا کہ اے عمر یہ لباس ہم مردوں کے لئے اس دنیا میں جائز نہیں۔ ابھی کچھ دن گزرے تھے۔ کہ حضور علیہ السلام نے ویسا ہی ایک کوٹ خرید کر حضرت عمر کو بھیج دیا۔ حضرت عمرؓ حیران ہوئے۔ اور اس کوٹ کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ حضور آپ نے فرمایا تھا۔ کہ یہ ملبوسات مردوں کے لئے حرام ہیں۔ لیکن آپ نے خود میرے لئے یہ ریشمی کوٹ ارسال فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اسے زیب تن کرو۔ بلکہ میرا اس سے یہ مطلب تھا۔ کہ تم اسے رکھ چھوڑو یا فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے مصرف میں لاؤ۔ اور اس طرح حضرت عمرؓ کی دلجوئی فرمائی۔ اور ان کے احساسات و جذبات کی قدر کی۔

اسی طرح جابر بن عبد اللہ صحابی کا ایک واقعہ ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم (لشکر) حضور علیہ السلام کے ساتھ کسی غزوہ سے واپس آ رہے تھے۔ میرا اونٹ لاغر اور کمزور تھا۔ میں نے حضور علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے عصا مبارک اس کو لگائی۔ ہم تو نبیوں کے معجزات کے قائل ہیں۔ چنانچہ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ کہ میرا اونٹ اس قدر تیز چلنے لگا۔ کہ میں بمشکل اسے روکتا تھا۔ تا یہ حضور علیہ السلام کی سواری کے آگے نہ نکل جائے۔ پھر حضور علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا۔ کہ تو اپنا اونٹ فروخت کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا حضور کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تیرا اونٹ ہم نے خرید لیا۔ جابرؓ نے عرض کیا حضور مدینہ تو ابھی کافی دور ہے میں یہ اونٹ مدینہ پہونچ کر دوں گا۔ حضور علیہ السلام نے اثبات میں جواب دیا۔ فقہ حنفیہ میں یہ بیع درست و جائز نہیں۔ جب مدینہ پہونچے تو حضور علیہ السلام نے جابر کو ترازو سے تول کر قیمت دی۔ اور وہ قیمت لے کر چلے گئے۔ تو تھوڑی دیر بعد جابر کو بلوا بھیجا۔ اور اونٹ دے کر فرمایا خذ جملک و لک ثمنہ۔ یہ اپنا اونٹ لے لو۔ اور اسکی قیمت بھی اپنے پاس رکھو۔ اب اس واقعہ پر نظر کرو۔ اور حضور علیہ السلام کے اخلاق عالیہ پر ملاحظہ کرو۔ کہ حضور علیہ السلام اپنے صحابہ کا کس قدر خیال فرماتے تھے۔ اور ایسے طریق سے انکی مدد فرماتے تھے۔ جو ان کو پستی اور دناءت کیطرف لے جانے والا نہ ہو۔ دنیا میں عام قاعدہ ہے۔ کہ اگر ہم کسی شریف اور خود دار کو نقدی کی صورت میں کچھ دیں۔ تو اس کی غیرت مندی کو ضرور ٹھیس لگے گی۔ لیکن اگر ہم اسے کوئی چیز تحفۃً دیں۔ تو وہ اسے قبول کر لیگا یہی طریق حضور علیہ السلام نے جابر بن عبد اللہ کے ساتھ کیا۔ آپ نے نقدی کی صورت میں اس کی مدد نہیں کی۔ بلکہ پہلے اس کا اونٹ خرید کیا۔ بعدہ وہ اونٹ اسی کو دے دیا۔ اور اس کی قیمت بھی اس کے پاس ہی رہنے دی۔ اگر حضور علیہ السلام پہلے ہی اسے کچھ نقدی ارسال فرماتے۔ تو شاید وہ دل میں خیال کرتا۔ اور اسے غیرت آتی۔ لیکن اونٹ کو خرید کر جو اس نے رقم وصول کی۔ تو اس میں کسی قسم کی شرم اور غیرت کا سوال ہی نہیں۔ اور بعدہ اس کا اونٹ اسے تحفۃً ملا تو بھی اس کے دل میں کسی قسم کا خیال نہیں آ سکتا۔ کیونکہ تحفہ جو ہے وہ کسی کی مدد کے لئے نہیں دیا جاتا۔ بلکہ وہ دلی خوشی سے دیا جاتا ہے۔ غرض حضور علیہ السلام کے یہی وہ اخلاق کریمانہ و شفقانہ تھے۔ جن کی وجہ سے صحابہ آپ پر پروانہ وار فدا تھے۔ قرآن مجید نے آپ کی اس روش کا نقشہ بایں الفاظ کھینچا ہے فرمایا لو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ اے پیغمبر اگر تم بد باطن ہوتے اور ظاہر کے بھی برے ہوتے تو تیرے یہ ساتھی تیری اس روش کو دیکھ کر تجھ سے تتر بتر ہو جاتے۔

اللھم صل علی محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

رپورٹ احمدیہ دارالتبلیغ مشرقی افریقہ

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ گذشتہ ماہ اکتوبر کی رپورٹ قبل ازیں بھیج چکا ہوں یہ رپورٹ اس کے بعد سے لے کر اس وقت تک کی ہے۔

تحریری کام (الف) اس عرصہ میں پونے دو سپاروں کا ترجمہ بزبان سواحلی کیا گیا۔ الحمدللہ کہ اب تک ۲۴ چوبیس سپاروں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ گذشتہ مہینوں میں بوجہ تعمیر مسجد کے اور اس سلسلہ میں دیگر مصروفیات کے یہ کام رکا رہا ہے۔ لیکن اب مسجد کا کام کسی قدر ہلکا ہوا ہے۔ تو پھر اس کے لئے کچھ وقت مل گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق دے۔ آمین

(ب) عرصہ زیر رپورٹ میں ایک سو اٹھارہ خطوط لکھے گئے۔ بعض خطوط افریقن نو احمدیوں کو جو ٹانگانیکا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں لکھے گئے۔ اور بذریعہ خطوط ان کی تعلیم و تربیت کی جاتی رہی۔ چند ایک خطوط مختلف دینی استفسارات کے جواب میں تحریر کئے۔ اور کچھ حصہ خطوط کا مرکزی تحریکات اور مقامی ضروریات کے لئے لکھا گیا۔

(ج) گذشتہ دنوں ہمارے ایک افریقن احمدی بھائی امری عبیدی نے ایک اشتہار اجرائے نبوت کے متعلق لکھا تھا۔ دارالسلام سے مخالفین نے ایک اشتہار کلمۃ الحق اس کے جواب میں شائع کیا۔ اس کا جواب تیار کیا گیا اور بغرض طباعت دیدیا گیا ہے۔ شیخ محمود شلتوت آف ازہر کے مضمون متعلق وفات مسیح کا سواحلی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ اور عنقریب اس کی اشاعت کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

زنجبار کے ایک شیخ نے ہمارے خلاف ایک کتاب شائع کی تھی چند ماہ ہوئے میں نے اس کے کچھ حصہ کا جواب لکھا تھا۔ لیکن بعد میں دیگر مصروفیات نے اس جواب کی تکمیل میں تاخیر پیدا کر دی۔ اب خدا کے فضل سے اس کتاب کا مکمل جواب تیار کر لیا گیا ہے۔ اور جلد چھپوانے کا انتظام کیا جائیگا انشاء اللہ۔

جلسہ سیرۃ پیشوایان مذاہب۔ گذشتہ ... کر چکا ہوں۔ ٹانگانیکا میں اس دفعہ وقت مقررہ پر بعض موانع کی وجہ سے جلسہ نہیں ہو سکا۔ ۱۳ دسمبر کو یہ جلسہ انڈین لائبریری ہال میں مسٹر ٹی۔ جی۔ دوشی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرت کرشن۔ حضرت نانک۔ حضرت رام چندر کی پاکیزہ زندگی کے حالات اور ان کی سیرت مسٹر آر۔ ایم۔ شاہ مسٹر دلیپ سنگھ۔ مسٹر راول۔ برادرم ایاز صاحب اور مسٹر پادل نے بیان کی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجود اشرار کی اشد مخالفت اور بعض دیگر موانعات کے یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

احمدیہ مسجد ٹبورا۔ سابقہ رپورٹ کے بعد سے لیکر اس وقت تک مسجد کا کام صرف اس قدر ہوا ہے۔ کہ درمیانی ہال کو چھوڑ کر باقی سب کمروں کا پلستر ہو چکا ہے۔ باہر کی دیوار پر نقش و نگار کی سیمنٹ بلاکس کی لگ چکی ہے۔ اور کھڑکیوں کے دروازے تیار ہیں۔ درمیانی ہال کی چھت کیلئے قینچیاں تیار ہو چکی ہیں۔ اور دوسری ضروری لکڑی کٹوائی جا رہی ہے۔ اس عرصہ میں مسجد کے لئے ضروری سامان کنٹرول بورڈ سے اجازت لیکر خرید کیا گیا۔ اور خاکسار کو دارالسلام جانا پڑا۔ احباب دارالسلام نے مزید ایک ہزار شلنگ مسجد کی امداد کے سلسلہ میں دیا ہے۔ برادرم سید محمد سرور شاہ صاحب کی اس سلسلہ میں جد و جہد کا ممنون ہوں۔ اسی دفعہ دارالسلام کی لجنہ نے بھی حسب حیثیت معقول امداد کی ہے۔ موروگورو سے برادرم مرزا یعقوب بیگ صاحب ریلوے گارڈ نے بھی دو سو شلنگ مسجد کے لئے چندہ دیا ہے۔ احباب ممباسہ نے مزید دو سو شلنگ کی رقم اس فنڈ میں دی ہے۔ احباب کپالہ نے بھی اس عرصہ میں مزید ایک ہزار شلنگ کے قریب عطا کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ اسی سلسلہ میں محترم شیخ عبدالغنی صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹبورا کی امداد خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ انہوں نے علاوہ سابقہ چندہ کے مزید آٹھ سو شلنگ کے قریب دیا ہے۔ وہ ان دنوں علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

جماعت احمدیہ دارالسلام کا پہلا سالانہ اجلاس

دسمبر کے آخری ہفتہ میں خاکسار دارالسلام گیا۔ اور جنوری کے چند دن بھی وہیں رہا۔ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ دارالسلام کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اور یہ تجویز ہے کہ اس قسم کے اجلاس ہر سال ہوا کریں۔ جس میں جماعت کے گذشتہ سال کی کارروائی پر نظر اور آئندہ کے لئے ایک پروگرام بمشورہ جماعت تیار کیا جائے۔ اس اجلاس میں جماعت کے سیکرٹریوں میں سے جنرل سیکرٹری نے جماعت کے گذشتہ سارے سال کی جد و جہد کی رپورٹ پیش کی۔ سیکرٹری مال نے مالی معاملات کے متعلق اور سیکرٹری تبلیغ نے تبلیغی معاملات کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کی۔ جماعت کی تربیت تبلیغی امور اور مالی معاملات کے متعلق سب کمیٹیوں نے اپنے اجلاس منعقد کر کے ضروری تجاویز جماعت کے عام اجلاس میں جو خاکسار کی صدارت میں ہوا پیش کئے۔ اور بہت سے امور خاص طور پر آئندہ سال کے پروگرام میں شائع کئے گئے۔

دارالسلام کے قیام میں بعض دوسرے ضروری کام بھی سلسلہ سے تعلق رکھنے والے کئے گئے۔ کئی ایک معززین اور اعلیٰ حکام سے مفید ملاقاتیں کی گئیں۔ افریقن نو احمدیوں کی علمی تربیت کے لئے بھی کوشاں رہا۔ اور غیر ... تبلیغ افریقن دوستوں کو تبلیغ وقتاً فوقتاً کی جاتی رہی۔

موروگورو میں قیام۔ دارالسلام سے روانہ ہو کر موروگورو آیا اور تین دن یہاں ٹھہرا۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اچھا خاصہ مجھے مصروف رکھا۔ غیر احمدی احباب سے ملاقاتیں کرائیں اور انہیں خدا کے فضل سے اچھی طرح تبلیغ سلسلہ کرنے کا موقع ملا۔ شہر میں افریقن تعلیم یافتہ طبقہ میں سواحلی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور پھر خاکسار جنوری کے دوسرے ہفتہ میں ٹبورا واپس آگیا۔

درس و تدریس۔ دارالسلام میں تفسیر کبیر کا درس ہفتہ میں ایک بار اور ایک بار تذکرہ کا درس ہوتا ہے۔ ممباسہ میں بھی اب خدا کے فضل سے درس کا باقاعدہ سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ نیز احمدی بچوں کو قرآن مجید کا ترجمہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ نیروبی میں حسب دستور درس باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ ٹبورا میں خاکسار درس دیتا ہے۔ ان دنوں اسلامی اصول کی فلاسفی کا سواحلی ترجمہ سناتا ہوں۔ نیز ہفتہ میں دو دن سوال و جواب کے رنگ میں دینی مسائل سے افریقن احباب کو واقفیت کرائی جاتی ہے۔

جماعت دارالسلام کے جنرل سیکرٹری سید محمد سرور شاہ صاحب نے انفارمیشن آفیسر کو ایک خط میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے موجودہ جنگ کے متعلق الہامات اور لیبیا کی جنگ کے متعلق آپ کا خواب لکھ کر بھیجا۔

عیدالاضحیہ کی تقریب۔ اس بار عیدالاضحیہ یہاں ۱۹ دسمبر ۴۲ء کو منائی گئی اور نیروبی کے احباب نے اور دارالسلام و ٹبورا کے احباب نے اپنی قربانیاں ٹبورا میں کیں۔ احباب کی ایک معقول تعداد جمع تھی اور قربانی کے متعلق خطبہ میں توجہ دلائی گئی۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان

اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک عجیب نشان ظاہر ہوا۔ ایک مقامی افسر گذشتہ تین سال سے مسلسل سلسلہ کی ایسی مخالفت کرتا رہا۔ کہ بظاہر وہ اپنی مخالفت کے نتیجہ میں ہمیشہ یہ خیال کرتا تھا۔ کہ وہ احمدیت کو اس علاقہ سے مٹا دے گا۔ اس کی سازش سے کئی فتنے اٹھے۔ میرے خلاف بھی خاص طور پر ایک شرارت اس نے کی تھی۔ مگر افسران بالا نے اسے غلط ثابت کر کے اسے تنبیہ کی۔ مسجد کی تعمیر کے وقت جو حملہ ہوا۔ اس میں بھی اس کا ہاتھ تھا۔ اس شخص نے ہر موقعہ پر ہمارے راستے میں کانٹے بونے کی کوشش کی۔ اور ہمارے لئے ہر طرح مشکلات پیدا کرنے کے لئے زور لگایا۔ لیکن آخر کو خود ہی پکڑا گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے قہر کا ایسا ہاتھ اس پر پڑا۔ کہ خود اس نے اقرار کیا۔ کہ میری زندگی تباہ ہو گئی۔ واقعہ یہ ہوا۔ کہ حکومت کو اس شخص کے بارے میں یہ یقین ہو گیا۔ کہ یہ نازی خیالات کا ہے۔ اور نازی پراپیگنڈا کرتا ہے۔ اسے فوراً نظر بند کر دیا گیا۔ عہدہ سے برطرف کیا گیا اور ایک جنگل وغیر آباد گاؤں میں اسے بھیج دیا گیا۔ باوجود اس کے کہ شہر کے افریقن اور عربوں نے حکام کو مل کر بہت کوشش کی۔ کہ اس سے یہ مصیبت ٹل جائے لیکن نہ ٹل سکی۔ عجیب بات ہے کہ جس دن

اسے ڈسٹرکٹ کمشنر نے دو بجے دن کے بلا کر حکومت کا یہ فیصلہ سنایا۔ اسی دن اس نے بارہ بجے عدالت برخاست کرنے سے قبل ایک بوڑھے احمدی کو دس شلنگ کا جرمانہ اس وجہ سے کیا۔ کہ وہ ایک شخص کو اس کے گھر مارنے کے لئے گیا۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ فسانہ تھا۔ وہ بوڑھا مارنا تو ایک طرف رہا۔ اپنے آپ کو مار سے بچانے کے بھی قابل نہیں۔ یہ احمدی اور اسکے ساتھ چند اور احمدی اسی وقت میرے پاس نہایت غمزدہ ہو کر آئے۔ اور کہا کہ یہ شخص کب تک ہم پر ظلم کرتا چلا جائیگا۔ مجھے بھی یہ الفاظ سنکر بہت دکھ ہوا۔ اور جب میں اس کے بعد نماز ظہر پڑھنے کے لئے گیا تو میں نے درد کے ساتھ دعا کی۔ احمدی بھائیوں کو تو صبر کی تلقین کی اسی دن چار بجے شہر میں اس پر مصیبت آنے کی خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ حکومت کی نظر میں بیشک اس کا یہ قصور ہوگا مگر بڑی سرکار کے حضور میں اس کا سب سے بڑا قصور احمدیہ مسجد کی بنیادوں کو اکھیڑنا۔ احمدیت کو مٹانے کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔ اور اس نے اپنے کئے کا بدلہ پالیا۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی۔

نئے احمدی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خدا کے فضل سے چھ نئے احمدی ہوئے۔ ان میں سے پانچ ٹبورا اور ارد گرد کے علاقہ کے ہیں اور ایک دوست مسٹر محمد بن معین بفضل خدا تعلیمیافتہ ہیں۔ انہوں نے سلسلہ کی انگریزی کتب کا مطالعہ کیا ہے اور سواحلی لٹریچر بھی پڑھا ہے اور کتاب "The way To Peace" کا سواحلی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے استقامت فرما دیں۔ م م

پانچہزاری فوج کا مصداق کون ہے؟ جماعت احمدیہ یا غیر مبایعین؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں جس کشف میں پانچہزار سپاہیوں کی امداد کا ذکر فرمایا ہے اس کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب اور دیگر غیر مبایعین آئے دن کسی نہ کسی رنگ میں یہ ثابت کرنے کی بیسود کوشش کرتے رہتے ہیں کہ اس کے مصداق وہ ہیں۔ چنانچہ حال ہی کے متواتر دو خطبوں میں جناب مولوی صاحب نے اپنی جماعت کو اس کشف کا مصداق قرار دیا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو کسی طریق سے بھی وہ اس کشف کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ اوّل اسلئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کشف میں اپنے آپکو ایک جرنیل کی حیثیت میں پیش کر کے نصرت دین کے لئے پانچہزار سپاہیوں کی امداد طلب کی ہے۔ لیکن کیا غیر مبایعین کے پانچہزار سپاہی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین کر رہے ہیں؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ کیونکہ غیر مبایعین کا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ پانچہزار مجاہدان کے باقاعدہ چندے رہے ہیں۔ یا کسی اور رنگ میں کوئی خاص اور اہم قربانی ان کی جماعت کے پانچہزار افراد نے کی ہے۔ وہ اگر اپنی جماعت کو اس کشف کا مصداق ٹھہراتے ہیں تو محض تعداد کے لحاظ سے۔ جس میں ایسے افراد بھی شامل ہیں۔ جو ہرگز عملی طور پر کسی اہم تحریک میں حصہ نہیں لے رہے اگر ان کے باقاعدہ چندہ دہندگان کی فہرست کو دیکھا جائے۔ تو غالباً ان کی تعداد چند سو سے تجاوز نہیں کرے گی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر مبایعین اس کشف کا مصداق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طلب کے مطابق پانچہزار سپاہی پیش نہیں کر سکتے۔ دوم اسلئے کہ ایک فوج کی سب سے بڑی اور اہم ڈیوٹی یہ ہوتی ہے کہ فوج کا جرنیل ان کے لئے جو محاذ جنگ مقرر کرے وہ اس سے سر مو انحراف نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کیلئے یہ قانون مقرر کر رکھا ہے کہ اس انجمن کا صدر مقام ہمیشہ قادیان میں رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔ مگر غیر مبایعین نے اس مقدس اور بابرکت مقام کو چھوڑ کر لاہور کو اپنا مرکز مقرر کر لیا ہے۔ اب کیا کوئی عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایات پر عمل کر رہے ہیں؟ سوم پانچہزار کا عدد ایک معین تعداد پر دلالت کرتا ہے۔ اور غیر مبایعین میں بذریعہ بیعت بقول ان کے کم و بیش ہر سال دو سو کا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور غالباً اسی قدر اضافہ ان کی جماعت میں بذریعہ پیدائش بھی ہو جاتا ہوگا۔ گویا اس طریق سے اگر ہر چار سو نئے افراد کا الحاق بھی ان کی جماعت میں ہر سال تسلیم کر لیا جائے تو آٹھ سال سے یہ سوال زیر بحث چلا آ رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم اس پانچہزاری فوج والے کشف کا مصداق ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں ہم ہیں۔ بہرحال اس آٹھ سالہ عرصہ میں ان کی تعداد آٹھ ہزار کے قریب ہو جانی چاہیئے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ آٹھ ہزار افراد پانچہزار کسی صورت میں نہیں کہلا سکتے۔ سوائے اس صورت کے کہ غیر مبایعین یہ دعویٰ کریں کہ چار سو افراد کا تو ہر سال ہماری جماعت میں بذریعہ بیعت و پیدائش اضافہ ہوتا ہے اور اسی قدر مرتد ہو جاتے یا مر جاتے ہیں اور اس طرح ہماری تعداد ہمیشہ پانچہزار کی پانچہزار ہی رہتی ہے۔ مگر غالباً یہ صورت ان کو منظور نہ ہو۔

ہاں اگر ہم سے سوال ہو۔ تو ہماری طرف سے متعدد بار اس امر کا اظہار کیا جا چکا ہے کہ تحریک جدید میں پانچہزار کے قریب مجاہدین شروع سے برابر حصہ لیتے نظر آتے ہیں متواتر دس سال قربانی کرنا چونکہ مشکل ہے اسلئے ہر سال بعض نئے مجاہدین اس تحریک میں داخل ہو جاتے ہیں اور بعض رہ جاتے ہیں اور اسطرح اس تحریک میں شروع سے لیکر اب تک پانچہزار کے لگ بھگ ہی ایسے افراد ہیں جو ہر سال حصہ لے رہے ہیں اور یہ بھی ایک عجیب خدائی تصرف ہے۔ ورنہ کسی انسان کا اپنی طرف سے کوئی ایسی تحریک جاری کرنا جس میں متواتر کئی سال سے ایک معین تعداد ہی حصہ لے رہی ہو مشکل ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ غیر مبایعین اگر ان حقائق پر غور کریں تو بہت حد تک حصول ہدایت میں کامیابی حاصل

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۶ مئی۔ امریکی دفتر جنگ کے محکمہ اطلاعات کے چیف نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ اس موسم گرما میں یورپ میں اتحادیوں کا حملہ شروع ہو جائیگا اس نے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ اتحادی عنقریب ہی شمالی افریقہ کو صاف کر دینگے۔ اور اس حملہ کے لئے راستہ صاف ہو جائیگا اس نے آخر میں کہا کہ جرمن بیزرٹا میں آخری مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لنڈن ۶ مئی۔ مسولینی نے آج ایک ہجوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ چھ سال ہوئے اطالوی سلطنت کی بنا ڈالی گئی تھی آج اس کی تعمیر ختم نہیں ہوئی۔ ہم محض سستانے کے لئے رُکے ہیں۔ نہ کہ ہماری ترقی کا ہی خاتمہ ہو گیا ہے اٹلی کو دوبارہ افریقہ میں اپنا جھنڈا گاڑنا چاہیئے اور گاڑے گا۔ ہم افریقہ جائیں گے۔ آج لاکھوں اطالویوں کے دل افریقہ کے واقعہ کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ ہر قسم کے غدار کو گولی مار دو۔ ان لاکھوں اطالویوں کے لئے جن کے دل افریقہ کے حادثہ کی وجہ سے زخمی ہیں تسکین کا ایک ہی نسخہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم افریقہ میں جلد ہی جائیں گے۔ اور ہم یقیناً وہاں واپس جائیں گے۔

لنڈن ۶ مئی۔ دہلی کو آج معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس اطلاع کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ کہ سیاسی قیدیوں کے سوال کو حل کرنے کے متعلق وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کارروائی کرے گی۔

لنڈن ۶ مئی۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈکوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل گیراڈ نے جنرل ڈیگال کی درخواست نامنظور کر دی ہے۔ کہ ان کی مجوزہ ملاقات الجیریا میں ہو۔ جنرل گیراڈ نے اس بات پر اصرار کیا ہے۔ کہ یہ ملاقات کسی دوسری جگہ ہونی چاہیئے۔

پلسرور منڈی ۶ مئی۔ دال مسور بلٹی ۰۔۹۔۹ روپیہ۔ مسور ۰۔۵۔۷ روپیہ جو ۰۔۶۔۷ روپیہ۔ نخود ۰۔۳۔۸ روپیہ تارامیرہ ۰۔۷۔۸ روپیہ گندم ۰/۸ روپیہ ۰۔۱۲۔۸ روپیہ تک۔

واشنگٹن ۶ مئی۔ ایوان نمائندگان کی بحری کمیٹی نے ۰ الاکھ ٹن وزن کی نئی کشتیاں تیار کرنے کی تجویز کی منظوری دے دی ہے۔ کمیٹی کے صدر نے ایک بیان میں کہا کہ ان کشتیوں کی مدد سے بحری اور خشکی کی فوج دشمن کے گھر تک جنگ لے جا سکے گی۔

لنڈن ۶ مئی۔ ہندوستان کا وائسرائے اب کے برطانوی کیبنٹ کے ایک ممبر کو بنایا جائیگا اس کے نام کا انتخاب ہو گیا ہے۔ اور اسی مہینے سرکاری طور پر اعلان ہو جائے گا۔ لارڈ سوئنٹن کا نام بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جو ان دنوں مغربی افریقہ میں ریذیڈنٹ ہیں۔ اس کے علاوہ بمبئی کے ریٹائر ہونے والے گورنر سر راجر لیملے کا بھی بہت زیادہ چانس ہے۔

زیورچ ۶ مئی۔ روم سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں کے سرکاری حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ پندرہ دنوں یا ایک مہینہ میں ٹیونس کی شکست ناگزیر ہے۔

استنبول ۶ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جرمنوں نے ڈوڈیکینز میں واقعہ جزیرہ رہوڈس پر فوجی قبضہ کر لیا ہے۔ وہاں بہت سی جرمن فوجیں اور سامان جنگ بھی پہنچ گیا ہے۔

لنڈن ۶ مئی۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اطلاع ملی ہے کہ کل سارا دن محوری سمندر کے رستے ٹیونیشیا میں فوج لانے کی کوشش کرتے رہے۔ اتحادی جہازوں نے سمندری راستوں پر شدید حملے کئے۔ جرمنوں کے دو جہاز غرق ہو گئے اور سات کو نقصان پہنچا۔

لنڈن ۶ مئی۔ نئی ٹرانس ایران لائن پر جو روس کو سپلائی بھیجنے کے لئے نئی شاہراہ ہے ۶۰ ہزار ایرانی بطور موٹر ڈرائیور اور میٹ کام کر رہے ہیں۔ ان تنگ پہاڑی سڑکوں اور بنجر علاقوں میں سے ہزار ہا ٹن امریکی اور برطانوی بارود اور اسلحہ رُوسی سرحد پر پہنچایا جا رہا ہے۔ اس تمام سڑک کا انتظام ایک نیم سرکاری فرم یونائیڈ کنگڈم کمرشیل کارپوریشن کے سپرد ہے۔ جو فوجی حکام کی ہدایات کے مطابق کام کرتی ہے۔ اس سڑک کے ساتھ ساتھ جابجا پٹرول پمپ۔ پڑاؤ اور مرمت گھر بنے ہوئے ہیں۔

لنڈن ۶ مئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس دہلی سے فارغ ہو کر مسٹر ایم۔ اے جناح یہاں واپس پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۸ مئی۔ ملک معظم کی خدمت میں ایک شکاری طیارہ پیش کرنے کے لئے فجی کے لوگوں نے گورنر کو ½ ۵ ہزار پونڈ کی رقم پیش کی ہے۔

ماسکو ۸ مئی۔ نوورسسک پر تین طرف سے روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ ایک تو شمال مشرق سے دوسری کوبان کی وادی سے بڑھ رہی ہے، تا اگر جرمن پیچھے ہٹنا چاہیں۔ تو ان کا رستہ کاٹا جا سکے۔ اور تیسری جنوب کی طرف سے بڑھ رہی ہے۔ کل رات سے اس محاذ پر گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ وسطی محاذ پر روسی طیاروں نے دشمن کی سپلائی کے اڈوں پر سخت بمباری کر کے اسے کافی نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۸ مئی۔ ٹیونس اور بیزرٹا دونوں پر اتحادی فوجوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ گذشتہ شام ان دونوں مقامات پر برطانی اور امریکن فوجیں داخل ہو گئیں۔ جھیل بیزرٹا کے کنارے دشمن کا جو سب سے بڑا ہتھیار گھر تھا۔ وہ بھی اتحادیوں کے قبضہ میں آ چکا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ دشمن کی فوجوں کی اب کیا پوزیشن ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن اب کیپ بون کے جزیرہ نما کے ساتھ ساتھ لمبا مورچہ بنا رہے ہیں۔ مگر انہیں یہاں سے بھی جلد نکلنا پڑیگا اب ایک چھوٹے سے علاقہ کے سوا سارے ٹیونیشیا پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔ اتحادیوں کو اس وقت فضائی برتری بھی حاصل ہے۔ اور کیپ بون میں وہ ہر جگہ دشمن پر بمباری کر رہے ہیں۔ ٹیونیشیا میں اترنے کے ٹھیک چھ ماہ بعد بیزرٹا اور ٹیونس پر قبضہ ہوا ہے اس قبضہ سے قبل بہت سخت لڑائی ہوئی۔ اور دشمن کے بہت سے سپاہی قید کر لئے گئے ہیں۔ کل جب اتحادی فوج ٹیونس میں داخل ہوئی۔ تو بہت سے طیارے بھی اسکے ساتھ تھے۔ اور بڑے زور کے حملے کر رہے تھے۔ کل دشمن کے ۲۶ جہاز غرق کئے گئے یا ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ ان میں دو تباہ کن اور سات موٹر کشتیاں بھی تھیں۔ جن میں فوجیں لدی ہوئی تھیں۔

لنڈن ۸ مئی۔ جنرل جیرو نے ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ یوم جون آف آرک کے موقعہ پر ٹیونیشیا کو دشمن کے پنجہ سے آزاد کرا لیا گیا ہے، یہ کامیابی برطانی۔ امریکن اور فرانسیسی فوجوں نے مل کر حاصل کی ہے۔ فرانسیسی سپاہیوں کے پاس نہ سامان جنگ تھا اور نہ وردی اور جوتے۔ مگر انہیں کامیابی کا پورا یقین تھا۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کامیابی کیطرف بڑھتے چلو۔

لنڈن ۸ مئی۔ الجیریا ریڈیو کے بیان کے مطابق جنرل جیرو نے جنرل مارٹ کو فرانسیسی شمالی افریقہ کا ریذیڈنٹ مقرر کیا ہے۔ جنرل مارٹ نے افریقہ میں اتحادی فوجوں کے اترنے میں قابل قدر خدمات سر انجام دی تھیں۔

لنڈن ۸ مئی۔ کل شام یہاں فریج نیشنل کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ کمیٹی کے صدر جنرل ڈیگال اور بعض دوسرے ممبروں کا جنرل جیرو سے ملنا نہایت ضروری ہے۔ اور اس غرض سے انہیں فوراً الجیریا جانا چاہیئے۔

واشنگٹن ۸ مئی۔ مسٹر روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ ماسکو میں متعین امریکن سفیر مسٹر ڈیوس موسیو سٹالین کے نام میرا ایک اہم مکتوب لے کر ماسکو جا رہے ہیں۔ اس خط میں کیا لکھا ہے۔ اس کا علم مسٹر ڈیوس کو اس وقت ہو گا۔ جب یہ خط ماسکو میں کھولا جائے گا۔ مسٹر ڈیوس زیادہ دیر ماسکو میں نہیں رہیں گے۔ بلکہ جلد واپس آئیں گے۔ یہ خاص ڈیوٹی ہے۔ جس کا ان کے مستقل فرائض سے کوئی تعلق نہیں۔

واشنگٹن ۸ مئی۔ ایک امریکن آبدوز نے جنوب مغربی بحر الکاہل میں ایک جاپانی مال بردار جہاز اور ایک اگن بوٹ کو غرق کر دیا۔ امریکن آبدوز کا کمانڈر سخت زخمی ہوا۔ مگر اُس نے حکم دیا کہ اس کی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے آبدوز کو بچایا جائے۔ چنانچہ آبدوز غوطہ لگا گئی اور کمانڈر کو سطح آب پر مرنے کے لئے چھوڑ گئی۔

لاہور ۸ مئی۔ رائے بہادر من موہن جو پنجاب کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن تھے۔ ریاست سرمور کے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔

دہلی ۷ مئی۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برما میں اراکان کے محاذ پر مایو کی پہاڑی کے جنوب میں دشمن نے برطانی مورچوں کو توڑنے کی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر۔